© rasailojaraid.com

جن رکعتوں میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اتنی بلند آواز سے قراءت کی کہ لوگ سن لیں، ان میں ہم بھی بلند آواز سے قراءت کرتے ہیں، اور جن رکعتوں میں بغیر آواز کے قراءت کی ہے ان میں ہم بھی ایسا ہی کرتے ہیں۔

بعض علما نے ظہر وعصر کی نمازوں میں خاموشی سے قراءت کرنے اور دیگر نمازوں میں جہری قراءت کرنے کی حکمت بیان کی ہے۔ شاہ ولی اللہؒ نے لکھا ہے:

ظہر اور عصر میں خاموشی سے قراءت کرنے کی حکمت یہ ہے کہ دن میں بازاروں اور گھروں میں شور وشغب رہتا ہے، جب کہ دیگر نمازوں کے اوقات میں ماحول پُرسکون رہتا ہے۔ اس لیے ان میں جہری قراءت کا حکم دیا گیا تاکہ قرآن سن کر لوگوں کی تذکیر ہو اور وہ عبرت ونصیحت حاصل کریں۔ (حجۃ اللہ البالغۃ، القاہرہ، ج ۲، ص ۱۵، ۲۰۰۵ء)

بہرحال نماز کا اجمالی حکم تو قرآن کریم میں موجود ہے، لیکن اس کے تفصیلی احکام اور طریقۂ ادایگی ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا ہے۔ اس لیے ہمیں ٹھیک اسی طرح نماز ادا کرنی ہے جیسے آپؐ ادا کرتے تھے۔ (مولانا ڈاکٹر رضی الاسلام ندوی)

اُدھار اور نقد قیمت میں فرق اور ظلم؟

سوال: میں غلہ منڈی میں آڑھت کی دکان کرتا ہوں۔ میرے پاس نقد اور اُدھار کھاد اور کیڑے مار ادویات/اسپرے لینے کے لیے زمین دار آتے ہیں۔ کیا اسلام میں نقد اور اُدھار قیمت میں فرق کا کوئی تصور موجود ہے؟ اگر میں ایک فصل تقریباً چھے ماہ تک کھاد کی بوری کسی کسان کو اُدھار دوں تو اصل قیمت سے کتنی زائد وصول کرسکتا ہوں؟ کیا میرا یہ عمل سود کے زمرے میں تو نہیں آتا؟

جواب: 'سود' یہ ہے کہ رقم دے کر اس پر اضافہ لیا جائے۔ رقم دے کر چیز خریدنا بیع ہے، اور بیع میں چیز کی قیمت پر اضافہ لینا، یعنی اُدھار کی قیمت زیادہ لی جائے اور نقد کی کم، یہ جائز ہے۔ البتہ اُدھار پر اتنی زیادہ رقم نہ ہو کہ اس گنجایش کو معاشی لُوٹ مار اور بدترین استحصال کا وسیلہ سمجھا جائے اور زمین داروں کی مجبوری سے ناجائز فائدہ اُٹھایا جائے۔ ظلم کرنے اور دوسروں کی مجبوری سے ناجائز فائدے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اُٹھانے والوں کو بہرحال اللہ تعالیٰ کے سامنے جواب دینا ہوگا۔ واللہ اعلم! (مولانا عبدالمالک)

ڈراؤنے خواب

سوال: میں نے اپنا گھر فروخت کر کے اپنی لڑکی کا بیاہ کیا تھا۔ اس کے بعد ایک بار ایسا خواب دیکھا کہ مجھے کوئی شخص قتل کے الزام میں پھنسانا چاہتا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اگرچہ میں بے قصور ہوں مگر احتیاطاً چھپ کر رہتا ہوں۔ دوسری بار پھر یہ خواب دیکھا کہ میں نے محض معمولی قصور پر کسی کو قتل کر دیا ہے۔ ان دو خوابوں کی وجہ سے میں پریشان ہوں۔ مہربانی فرما کر اس کی تعبیر بتایئے تاکہ مجھے سکون حاصل ہو؟

جواب: اس وقت خواب پر کوئی تفصیلی گفتگو مقصود نہیں ہے۔ صرف آپ کے سوال کے پیش نظر چند باتیں عرض کرتا ہوں:

خواب کی دو بڑی قسمیں ہیں: اچھے خواب اور بُرے خواب۔ اچھے خواب، اللہ کی طرف سے ایک قسم کی بشارت کا درجہ رکھتے ہیں۔ مثلاً کوئی شخص خواب میں یہ دیکھے کہ وہ وضو کر رہا ہے، یا نماز پڑھ رہا ہے، یا کعبہ مکرمہ کا طواف کر رہا ہے۔ بُرے خواب عام طور سے دو وجوہ سے آتے ہیں۔ وہ بُرے خیالات جو ذہن و دماغ میں آتے ہیں، وہی خواب میں نظر آجاتے ہیں، یا شیطانی خواب ہوتے ہیں، جو کسی ڈر اور خوف میں مبتلا کرنے کے لیے شیطان دکھاتا ہے۔

بخاری کی کتاب التعبیر میں بعض صحابہؓ کا یہ قول منقول ہے کہ خواب کی تین قسمیں ہیں: ۱- حَدِیثُ النفس، یعنی دل میں جو وسوسے اور بُرے خیالات آتے ہیں وہی خواب میں دکھائی دیتے ہیں۔ ۲- تخویف الشیطان، یعنی شیطان کسی کو ڈر اور خوف میں مبتلا کرنے کے لیے ڈراؤنے خواب دکھاتا ہے۔ ۳- بشریٰ من اللہ، یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی بشارت۔

بُرے اور ڈراؤنے خوابوں کے بارے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم یہ ہے کہ خواب دیکھنے والے کو بیدار ہونے کے بعد شیطان سے پناہ مانگنی چاہیے، مثلاً اَعُوذُ بِاللہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ یا لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ پڑھ کر بائیں طرف تھوک دینا چاہیے، نیز یہ کہ خواب کسی دوسرے سے بیان نہیں کرنا چاہیے۔ اس طرح اس بُرے اور ڈراؤنے خواب سے اس کو کوئی

© rasailojaraid.com